قربانی اور اخلاص

۲۱۷۔ رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ ضَحُّوْا وَاحْتَسِبُوْا بِدِمَآئِھَا فَاِنَّ الدَّمَ وَاِنْ وَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ فَاِنَّہٗ یَقَعُ فِیْ حِرْزِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! قربانی کرو، جانوروں کا خون اُخروی ثواب کی نیت سے بہاؤ قربانی کے جانور کا خون اگرچہ دیکھنے میں تو زمین پر گرتا ہے(اور برباد ہوتا دکھائی دیتا ہے) لیکن حقیقتاً اللہ کے خزانے میں چلا جاتا ہے۔

تشریح: حدیث میں حرز کا لفظ آیا ہے حرز اس صندوق کو کہتے ہیں جس میں آدمی اپنے کپڑے وغیرہ رکھتا ہے مطلب یہ ہے کہ قربانی کے دن قربانی کرنا سب سے بڑا ثواب ہے قربانی کے جانور کا خون۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری مادی محدود نظر میں۔۔۔۔۔ اگرچہ زمین پر گر کر برباد ہوتا ہے لیکن واقعتاً جیسا نبی ﷺ نے خبر دی وہ خدا کے خزانے میں چلا جاتا ہے اور قربانی کرنے والے کے لیے ذخیرہ بنتا ہے۔

اقامت دین کی راہ میں

۲۱۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ اَقَمْتُ مَعَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْمَدِیْنَۃِ سَنَۃً فَقَالَ لِیْ ذَاتَ یَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَ حُجْرَۃِ عَآئِشَۃَ لَقَدْ رَاَئْتُنَا وَمَا لَنَا ثِیَابٌ اِلَّا الْاَبْرَادُ الْخَشِنَۃُ وَاِنَّہٗ لَیَاْتِیْ عَلٰی اَحَدِنَا الْاَیَّامُ مَایَجِدُ طَعَامًا یُّقِیْمُ بِہٖ صُلْبَہٗ حَتّٰی اِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَاْخُذُ الْحَجَرَ فَیَشُدُّ بِہٖ عَلٰی اَخْمَصِ بَطْنِہٖ ثُمَّ یَشُدُّہٗ بِثَوْبِہٖ لِیُقِیْمَ صُلْبَہٗ۔ (ترغیب و ترھیب بحوالہ احمد)

عبد اللہ بن شقیق رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں سال بھر رہا۔ ایک دن جب ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے قریب بیٹھے تھے انھوں نے فرمایا: کہ (ہم پر ایسے حالات گزرے ہیں کہ پہننے کے لیے) ہمیں نرم کپڑے میسر نہ تھے، موٹی اور کھردری چادریں ہوتی تھیں (جن سے ہم اپنے وجود کو ڈھانک لیتے تھے۔ ایسا بھی ہوتا رہا ہے کہ کئی کئی دن گزر جاتے اور اتنا کھانا میسر نہ ہوتا کہ جس سے آدمی اپنی پیٹھ کو سیدھا کر سکے۔ ہم لوگوں کا حال یہ تھا کہ پتھر اٹھاتے اپنے پیٹ پر رکھتے اور کپڑے سے اسے باندھ دیتے تاکہ جسم سیدھا رہے۔

۲۱۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّرَ عَلَیْنَا اَبَا عُبَیْدَۃَ یُعْطِیْنَا تَمْرَۃً تَمْرَۃً فَقِیْلَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِھَا قَالَ نَمُصُّھَا کَمَا یَمُصُّ الصَّبِیُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَیْھَا مِنَ الْمَآءِ فَتَکْفِیْنَا یَوْمَنَا اِلَی اللَّیْلِ وَکُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِیِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّہٗ بِالْمَاءِ فَنَاْکُلُہٗ۔ (مسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں (مشرکین مکہ کے ایک قافلے کا راستہ روکنے کے لیے بھیجا اور کھجوروں کا ایک تھیلہ ہمارے ساتھ کر دیا۔ اس کے سوا کوئی اور چیز حضور ﷺ فراہم نہ کر سکے)۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں روزانہ ایک ایک کھجور دیتے۔ جابر رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ لوگ کھجور لے کر کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ ہم وہ کھجور منہ میں ڈال کر دیر تک بچوں کی طرح چوستے پھر پانی پی لیتے تھے تو یہ ایک کھجور شام تک کے لیے کافی ہو جاتی تھی اور اپنی لاٹھی سے پتے جھاڑتے انھیں پانی میں بھگوتے اور کھالیتے تھے۔

۲۲۸۔ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی مُصْعَبِ بْنِ عُمَیْرٍ مُقْبِلاً عَلَیْهِ اِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهٗ لَقَدْ رَاَیْتُهٗ بَیْنَ اَبَوَیْنِ یَغْذُوَانِهٖ بِاَطْیَبِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَلَقَدْ رَاَیْتُ عَلَیْهِ حُلَّةً شَرَاهَا اَوْشُرِیَتْ بِمِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَحُبُّ رَسُوْلِهٖ اِلٰی مَاتَرَوْنَ۔ (ترغیب و ترہیب بحوالہ طبرانی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آرہے ہیں اور حال یہ ہے کہ مینڈھے کا چمڑا تہہ بند کی جگہ لپیٹے ہوئے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو جس کے دل کو اللہ نے اسلام کی روشنی سے منور کر دیا۔ آج اسے اس حال میں دیکھ رہا ہوں اور کل اسلام لانے سے پہلے اس حال میں دیکھا تھا کہ اس کے والدین اس کو بہترین غذا دیتے تھے اور ان کے جسم پر دو سو درہم کی پوشاک ہوتی تھی۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آج اس کا یہ حال ہوا۔

تشریح: یعنی وہ انتہائی قیمتی لباس زیب تن کرتے تھے۔ دو سو درہم آج کے نہیں بلکہ اس دور کے تھے۔ آج وہ اسلام کی دولت پا کر خوش ہیں۔ کبھی گزشتہ دور کی عیش و آرام کی زندگی بھولے سے بھی ان کو یاد نہیں آئی۔ اگرچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی اس حال میں دیکھ کر رو پڑتے ہیں۔

دین کی راہ میں فقر و فاقے کی فضیلت

۲۲۹۔ عَنْ فُضَالَةَ ابْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰی بِالنَّاسِ یَخِرُّ رِجَالٌ مِّنْ قَامَتِهِمْ فِی الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰی تَقُوْلَ الْاَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِیْنُ اَوْمَجَانُوْنَ فَاِذَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ اِلَیْهِمْ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَالَكُمْ عِنْدَ اللهِ لَاَ حْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَّحَاجَةً۔ (الترغیب و الترہیب، حدیث نمبر ۲۳۶۸ ترمذی)

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھاتے تو اصحاب صفہ بھوک اور فاقے کی وجہ سے نماز میں گر پڑتے تھے یہاں تک کہ دیہات سے آنے والے عرب لوگ جو ان کے حال سے ناواقف ہوتے خیال کرتے کہ یہ دیوانے لوگ ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے: اے اصحاب صفہ تمھاری ان قربانیوں کا جو انعام آخرت میں تمھیں ملنے والا ہے اگر اس دنیا میں تم جان لیتے تو مزید فقر و فاقہ کی تمنا کرتے۔

تشریح: اصحاب صفہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ایمان لانے کے جرم میں اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اس طرح نکالے گئے کہ اپنے ساتھ کچھ بھی اپنا سرمایہ نہ لا سکے۔ ان لوگوں کے بارے میں یہ تصور مت قائم کیجیے کہ یہ کاہل لوگ تھے، دوسروں کے ٹکڑوں پر پلنے والے نہیں! یہ لوگ اپنی روزی آپ کما سکتے تھے۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے کاموں کے لیے ان کا سارا وقت لے لیا تھا۔ ان میں سے کچھ فوجی تربیت حاصل کرتے اور مختلف دستوں کی شکل میں بھیجے جاتے اور کچھ لوگوں کو دعوتِ دین کے لیے تیار کیا جاتا۔ ظاہر ہے کہ جب جماعت نے ان کا سارا وقت دین کے کاموں کے لیے لے لیا تو وہ تجارت وغیرہ کس طرح کرتے۔ جماعت کے لوگ ان کی کفالت کرتے جس حد تک بھی کر سکتے۔ ابتلاء و آزمائش کا دور تھا کم و بیش پوری جماعت شدید معاشی تنگی کی آزمائش سے گزر رہی تھی۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ فَضَحَّى بِهِ فَقَالَ " يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ " . ثُمَّ قَالَ " اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ " . فَفَعَلَتْ فَأَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ وَذَبَحَهُ وَقَالَ " بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ " . ثُمَّ ضَحَّى بِهِ صلى الله عليه وسلم

حكم : **حسن** (الألباني)Sunan Abi Dawud 2792

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ دار مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کی آنکھ سیاہ ہو ، سینہ ، پیٹ اور پاؤں بھی سیاہ ہوں ، پھر اس کی قربانی کی ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” :عائشہ چھری لاؤ “، پھر فرمایا ” :اسے پتھر پر تیز کرو “، تو میں نے چھری تیز کی ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہاتھ میں لیا اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور ذبح کرنے کا ارادہ کیا اور کہا » :بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن أمة محمد ” « اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں ، اے اللہ ! محمد ، آل محمد اور امت محمد کی جانب سے اسے قبول فرما “پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قربانی کی ۔